سوال: 6

تعارف:

اسلام کی آمد عورت کے لیے غلامی، ذلت اور ظلم و استحصال کے بندھنوں سے آزادی کا پیغام تھی۔ اسلام نے ان تمام قبیح رسوم کا خاتمہ کیا جو عورت کے انسانی وقار کے منافی تھیں۔ عورت کو وہ حقوق عطا کیے جس سے وہ معاشرے میں اس عزت و تکریم کی مستحق قرار پائی جس کے مستحق مرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے درجے میں عورت کو مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں رکھا ہے۔ اسی طرح انسانیت کی تخلیق میں عورت مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"اے لوگوں! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا فرمایا۔ پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔" (النساء: ۱)

ب۔ قرآن مجید میں عورت کا مقام:

مسلمان عورت کے حقوق و فرائض کیا ہیں، اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"عورتوں کے لیے اسی طرح کا حق ہے جیسے ان پر فرض ہے، معروف طریقے سے۔" (البقرہ: 228)

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید عورتوں کے مقام و مرتبہ کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو۔" (النساء: ۱۹)

ج۔ احادیث میں عورت کا مقام:

حصولِ علم میں مرد اور عورت برابر ہیں۔ علم زمانہ جاہلیت میں ہر ایک کے لیے نہیں بلکہ امرا کے لیے خاص تھا۔ عورتوں کے لیے تو زندگی کا تحفظ نہیں تھا کجا کہ ان کے لیے تعلیم کا بندوبست ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاہلیت کے دور سے تاثر کی نفی کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے" (الحدیث)

ایک اور جگہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "دنیا ساز و سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔"

د۔ اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام:

اسلامی معاشرے میں آغاز سے ہی عورت کو عزت دی گئی ہے۔ عورت ماں کے روپ میں ہو یا بہن کے روپ میں بیٹی کے روپ میں ہو یا بیوی کے روپ میں اسلام ہر حیثیت سے اس کو قدر و منزلت عطا کرتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں جب عورت بیوی ہے تو اس کے ساتھ وہ سلوک نہیں ہوتا جو ماں اور بیٹی کے روپ میں ہوتا ہے۔ ذیل میں اسلام کے چند زریں اصولوں کو نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔ عورت بحیثیت ماں:

اسلام میں ماں کو بلند درجہ عطا کیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ "جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔" قرآن مجید میں متعدد بار یہ ذکر آیا ہے اور انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ اسے اس کی ماں نے اپنی کوکھ سے جنم دیا ہے اس عمل کے دوران بڑی تکالیف

برداشت کی ہیں اور دن رات محبت اور قربانیوں سے اسے پال پوس کر بڑا کیا ہے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور آپ کے رب نے حکم فرما دیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔

۲- عورت بحیثیت بیوی:

اس سلسلہ میں سب سے پہلی حقیقت جس کی پردہ کشائی کی گئی ہے، یہ ہے:

ترجمہ: "اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے" (الذّریٰت: ۴۹)

اس آیت کی تفسیر میں سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

"اس آیت میں قانون زوجیت (sex law) کی ہمہ گیری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کارگاہِ عالم کا انجینئر خود اپنی انجینئری کا یہ راز کھول رہا ہے کہ اس نے کائنات کی یہ ساری مشین قاعدۂ زوجیت پر بنائی ہے۔ یعنی اس مشین کے تمام کل پرزے جوڑوں (Pairs) کی شکل میں بنائے گئے ہیں اور اس جہانِ خلق میں جتنی کاریگری تم دیکھتے ہو، وہ سب جوڑوں کی ترویج کا کرشمہ ہے۔" (پردہ، ص: ۱۷۶)

حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: "ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟" تو آپ نے فرمایا: "جب تو کھائے تو اسے کھلا، جب تو لباس پہنے تو اسے بھی پہنا اور اس کے چہرے پر مت مار، نہ اسے برا بھلا (یا بد صورت) کہہ اور اس سے (بطور تنبیہ) علیحدگی اختیار کرنی ہو تو گھر کے اندر رہتے ہوئے کر۔"

۳- عورت بحیثیت بیٹی:

جہاں تک عورت کے بحیثیت بیٹی ہونے کا تعلق ہے اس حوالے سے اسلام کے رویہ کا اندازہ قرآن کی اس سرزنش سے لگایا جا سکتا ہے جو کافروں کو قبل از اسلام کے بیٹیوں سے ان کے سلوک پر کی گئی۔ قرآن کی سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور یہ لوگ اللہ کے لیے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (اور) وہ ان سے پاک ہے اور اپنے لیے (بیٹے) جو (دل پسند) ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اس کے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے۔ اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور) سوچتا ہے کہ آیا ذلت برداشت کرکے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بری ہے۔"
(النحل: 57-59)

اس کے مقابلہ میں اسلام نے بیٹی کو ایسی عزت دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ الزہراؓ کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش و تربیت کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں، قیامت والے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی ملا کر دکھایا کہ اس طرح ہم دونوں ساتھ ہوں گے)۔

۴۔ عورت بحیثیت بہن:

عورت بحیثیت بہن کا مقام و مرتبہ دیکھنا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت شیماءؓ سے حسن سلوک کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

"ابن اسحاق سے مروی ہے کہ انھیں بنی سعد کے کسی شخص نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ ہوازن کے موقع پر کہا، اگر "بجاد" تمہارے قابو میں آئے تو اسے بھاگ جانے کا موقع نہ دینا۔ یہ بنی سعد کا ایک شخص تھا جس نے کوئی نازیبا حرکت کی تھی۔ مسلمانوں نے اس کو پکڑ لیا۔ اس کو اور اس کے اہل و عیال کو لے چلے۔ انھوں کے ساتھ شیماء بنت حارث بھی تھی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی بہن تھی۔ مسلمان جب ان کو لا رہے تھے تو انھوں نے شیماء پر سختی کی تو اس نے کہا، "تم جانتے نہیں کہ بخدا! میں تمہارے صاحب کی رضاعی بہن ہوں"؟ انھوں نے اس کی یہ بات تسلیم نہ کی یہاں تک کہ ان سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی بہن ہوں۔" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی نشانی پیش کرو۔ اس نے دانت کاٹنے کا نشان دکھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہچان لیا۔ اس کے لیے اپنی چادر بچھائی۔ اس کو اوپر بٹھایا اور اس کو اختیار دیا کہ مرضی ہو تو ہمارے پاس ٹھہرو۔ ہم تمہیں بڑی محبت و عزت سے اپنے پاس رکھیں گے اور اگر تمہاری مرضی ہو تو تمہیں انعام و اکرام سے مالا مال کر کے اپنی قوم کی طرف واپس بھیج دیں۔ اس نے عرض کی مہربانی فرما کر مجھ پر لطف و کرم فرمائیں اور مجھے اپنی قوم کے پاس بھیج دیجیے۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو انعام اکرام سے نوازا اور اسے اپنی قوم کی طرف واپس بھیج دیا۔"

(پیر محمد کرم شاہ الازہری، "ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"، ص 552-553)

5۔ خلاصہ بحث:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے عورتوں کو اپنے سے پہلے
موجود تمام تہذیبوں اور معاشروں سے بہتر مقام و مرتبہ عطا کیا۔ اسلام
سے پہلا عرب کی جاہلی تہذیب ہو یا ایرانی و رومی تہذیب ہو، عورت
کو کسی جگہ پر ایسا مقام و مرتبہ حاصل نہیں جیسا اسلام نے دیا۔ جہاں
کا تعلق ہے تو اس نے عورت پر برابری کی سطح پر جس طرح ذمہ داریوں
کا بوجھ ڈالا ہے تو اس سے عورت کے مقام میں اضافہ نہیں بلکہ کمی
ہوئی ہے۔ 2019 میں برطانیہ کے شہر آکسفرڈ میں نیشنل ہیلتھ سروسز
کے ایک سروے کے مطابق، جب عورتوں سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر
انھیں کوئی ایسا شریک حیات پارٹنر ملے جو ان کی تمام ضروریات کا
نگہبان ہو، تو 98 فیصد خواتین کا جواب یہ تھا کہ وہ ایسے شریک
حیات کو زیادہ پسند کرتی ہیں بہ نسبت خود کمانے اور مشکلات برداشت
کرنے کے۔ یہ جواب اس مایوسی کو ظاہر کرتا ہے جو اس وقت
مغرب و مشرق کے تمام معاشروں میں موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی
ہے کہ اسلام نے حقوق و فرائض کا جو تعین کیا ہے وہ حقیقی اور
فطرت کے عین مطابق ہے جسے اختیار کیے بغیر چارہ کار نہیں۔